روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
جمعرات 21-اپریل 2016ء 13رجب 1437ہجری 21شہادت 1395ہش جلد 66-101 نمبر 91

خود تحقیق کی

حضرت ابوذر غفاریؓ کو اپنے علاقہ میں خبر ملی کہ مکہ میں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو انہوں نے اپنے بھائی کو تحقیق کے لئے مکہ بھیجا اس نے آ کر بتایا کہ وہ شخص نیکیوں کی تعلیم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے مگر اس قدر مجمل بیان سے ان کی تسلی نہ ہوئی اور خود مکہ پہنچ گئے۔ حضرت علیؓ کے ساتھ خفیہ طور پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلیا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب اسلام ابی ذر حدیث نمبر 3572)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 2 نومبر 2012ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت محمد علی صاحب ولد گامے خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے 1903ء یا 1904ء میں جو بڑی پلیگ پڑی تھی اُس کے بعد گرمیوں کا موسم تھا اُس میں بیعت کی۔ پہلے والد صاحب نے بیعت کی تھی جو موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ انہوں نے جالی گاڑ رکھی ہے۔ (یعنی کہ ایک جالی لگائی ہوئی ہے) شکار کے لئے جو جال لگاتے ہیں۔ جس میں تین فاختائیں پھنس گئی ہیں۔ مولوی بوٹے خان صاحب سکنہ شکار نے اُن کی اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ آپ کے تینوں لڑکے احمدی ہو جائیں گے۔ چنانچہ ہم تینوں بھائی بعد میں پھر احمدی ہو گئے۔

حضرت مولوی علی شیر صاحب زیرہ بیان کرتے ہیں کہ بیعت 1906ء میں کی تھی۔ موجب یہ ہوا کہ میں مولوی محمد علی صاحب برادر مولوی جلال الدین صاحب (مربی) یوپی سے قرآن کریم پڑھا کرتا تھا۔ آپ کو مولوی جلال الدین صاحب کے ذریعے تحریک ہوئی اور انہوں نے بیعت کرلی۔ پھر مولوی علی محمد صاحب نے ہمیں (دعوت الی اللہ) کرنا شروع کی۔ مَیں نے استخارہ شروع کیا اور چالیس روز تک یَـا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ کا وِرد جاری رکھا۔ مجھے بتایا گیا کہ مدعی سچا ہے۔ کہتے ہیں مختلف مدعی تھے پتہ نہ چلا کہ کس کے حق میں ہے۔ تو دوسری رات پھر کہا گیا کہ دعویٰ کرنے والا سچا ہے۔ پھر کہتے ہیں تیسری رات کہا گیا کہ قادیان میں جس شخص نے دعویٰ کیا ہے، وہ سچا ہے۔ اس پر میں نے بیعت کرلی اور پھر خلافت ثانیہ پر بھی بشارت پر مَیں نے بیعت کی تھی۔ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کے وقت جو ایک فتنہ اُٹھا تھا اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوئی تو انہوں نے بیعت کی)۔

حضرت شیخ محمد حیات صاحب موگا بیان کرتے ہیں کہ 1903ء میں حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مولوی نور محمد صاحب آف مانگٹ نے (دعوت الی اللہ) کی تھی۔ شیخ صاحب کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے صحن میں لیٹا ہوا ہوں۔ ایک چاند کی سی شکل میرے سامنے سے گزری اور مجھے ساتھ ہی یہ بتایا گیا کہ یہ قادیانی احمد ہیں۔ مگر خواب میں ہی میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اور اسی حالت میں میں جاگ اُٹھا اور مولوی نور محمد صاحب سے خواب کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ خواب کے علاوہ جو خیال آیا وہ شیطانی ہے۔ اس پر مَیں نے بیعت کرلی۔

(الفضل یکم جنوری 2013ء)

نیک نصیحت کا اثر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

وہ ماں باپ جو بدخلق ہوں ان کے بچے ان کی نصیحت کو نہیں قبول کرتے۔ کر سکتے ہی نہیں کیونکہ ان کی فطرت ان کو بتا دیتی ہے کہ اس بدخلق نے اپنی بڑائی کی خاطر ہمیں مجبور کرنے کی کوشش کی ہے، ہمیں کمزور سمجھا ہے، ہمیں اپنے سے نیچا دیکھا ہے اور چاہتے ہیں یہ لوگ کہ ہمیں زبردستی اپنے مطابق بنائیں۔ بچے اپنی کمزوری کی وجہ سے اپنے ردعمل کو ظاہر نہیں کرتے یعنی بعض دفعہ نہیں کرتے بعض دفعہ پھر جب بہت زیادہ ایسے ماں باپ حد سے بڑھ جائیں تو پھر بدتمیزیاں بھی گھر میں ہونی شروع ہو جاتی ہیں، پھر ان بچوں بیچاروں کو اور مار پڑتی ہے، بعضوں کی ہڈیاں توڑ دی جاتی ہیں مار مار کے کہ ہماری بات کیوں نہیں مانتا حالانکہ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ بات نہ ماننے کی ذمہ داری خود ان والدین پر ہے۔ انہوں نے بچپن ہی سے شروع سے ہی کچھ ایسا رویہ اختیار کیا ہے گھر میں جس کے نتیجے میں بچوں کے دلوں سے ماں باپ کا اعتماد اٹھ گیا ہے اور ماں باپ اس قابل نہیں رہے کہ اس کو نصیحت کر سکیں۔ سچے پیار اور محبت سے اور خلوص کے ساتھ جو نصیحت کی جاتی ہے اس کے ساتھ سچے پیار اور خلوص کا ماحول بھی ہونا ضروری ہے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ باپ نے نصیحت جو کی تھی اس میں تو سچائی تھی لیکن جو باپ سچا نہیں ہے اس کی نصیحت بھی جھوٹی ہو جایا کرتی ہے۔ جو باپ بدخلق ہے اس کی نصیحت میں نیک اثر نہیں رہتا کیونکہ بدخلق آدمی کی نصیحت کوئی دوسرا شخص قبول نہیں کیا کرتا۔ اس لئے اپنے گھروں کے معاشرے کو درست کریں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے اوپر تلخیاں پیدا کرنا اور حوصلے ہار بیٹھنا ذرا سی کسی کی کمزوری دیکھ کر یہ کوئی مردوں والی صفات نہیں ہیں۔

(خطبہ جمعہ 25 مارچ 1988ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2015ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆..................☆..................☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

ادار یہ

تمام اخلاق کی جڑ۔ سچائی اور راست بازی

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں میں جو معدوم اخلاق نئے سرے سے قائم فرمائے۔ان میں سب سے اونچا نام سچائی کا ہے۔کیونکہ درحقیقت سچائی ہی تمام اخلاق کی بنیاد ہے۔ تمام اخلاق کی جڑ ہے۔اسی سے تمام نیک صفات پھوٹتی ہیں۔آیئے چند پاک مثالیں ملاحظہ کریں۔

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق تھے،اُن کی مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ سید حامد شاہ صاحب بہت مخلص احمدی تھے۔حضرت مسیح موعود نے اُن کو اپنے بارہ حواریوں میں سے قرار دیا تھا۔میرے سامنے بھی جب حضرت مسیح موعود نے اپنے حواریوں کے نام گنے تو ان کا بھی نام لیا تھا اور پھر ان کے نیک انجام نے اُن کے درجہ کی بلندی پر مہر بھی لگادی۔ایک دفعہ اُن کے لڑکے کے ہاتھ سے ایک شخص قتل ہوگیا۔مگر یہ قتل ایسے حالات میں ہوا کہ عوام کی ہمدردی اُن کے لڑکے کے ساتھ تھی۔ یہ جو بزرگ رفیق سید حامد شاہ صاحب تھے،ان کے بیٹے سے قتل ہوا لیکن حالات ایسے تھے کہ اس قتل کے باوجود عوام الناس ان سے،ان کے بیٹے سے ہی ہمدردی کررہے تھے۔کیونکہ مقتول کی زیادتی تھی جس پر لڑائی ہوگئی اور اُن کے لڑکے نے اُسے مکہ مارا اور وہ مرگیا۔سیالکوٹ کا ڈپٹی کمشنر جو انگریز تھا،وہ ایسے افسروں میں سے تھا جو جرم ثابت ہو یا نہ ہو،سزا ضرور دینا چاہتے ہیں تا رعب قائم ہو جائے۔اُسے خیال آیا کہ میر حامد شاہ صاحب میرے دفتر کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔اگر میں ان کے لڑکے کو سزا دوں گا تو میرے انصاف کی دھوم مچ جائے گی۔اس لئے شاہ صاحب کو بلایا اور پوچھا کہ کیا واقعی آپ کے لڑکے نے قتل کیا ہے۔آپ نے فرمایا۔میں تو وہاں موجود نہ تھا لیکن سنا ہے کہ کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ اُسے بلا کر کہہ دیں کہ وہ اقرار کرلے تا لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ ہم کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔آپ نے اپنے لڑکے کو بلا کر پوچھا کہ تم نے اس شخص کو مارا ہے۔اُس نے کہا ہاں مارا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر سچی بات کا اقرار کرلو۔لوگوں نے کہا کیوں اپنے جوان لڑکے کو پھانسی لٹکوانا چاہتے ہو۔مگر آپ نے فرمایا کہ اس دنیا کی سزا سے اگلی دنیا کی سزا زیادہ سخت ہے اور اپنے بیٹے کو بھی نصیحت کی کہ اقرار کرلے۔لیکن خدا کی قدرت کہ اُس نے اقرار تو کرلیا مگر وہ لڑکا کرکٹ کا کھلاڑی تھا اور وہ مجسٹریٹ جس کے پاس مقدمہ تھا،وہ بھی کرکٹ کھیلنے والا تھا،اُسے کرکٹ کلب میں معاملہ کی حقیقت معلوم ہوگئی اور چونکہ قانون ایسا ہے کہ اگر مجسٹریٹ کو کسی بات کا یقین ہوجائے تو ملزم سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔اُس نے خود ہی پولیس کے گواہوں پر ایسی جرح کی کہ اُس لڑکے کی بریت ثابت ہوگئی اور اس نے اس وجہ سے کچھ پوچھے بغیر ہی اُسے رہا کردیا۔تو سچائی کی وجہ سے وہ اس سزا سے بھی چھوٹ گئے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اسی قسم کا ایک مقدمہ پچھلے دنوں چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے بھائی پر ہوا۔چوہدری صاحب اُس وقت ولایت میں تھے۔(یہاں لندن میں تھے)۔انہوں نے اپنے بھائی کو لکھا کہ یہ ایمان کی آزمائش کا وقت ہے۔اگر تم سے قصور ہوا ہے تو میں تمہارا بڑا بھائی ہونے کی حیثیت سے تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اس دنیا کی سزا سے اگلے جہان کی سزا زیادہ سخت ہے۔ اس لئے اُسے برداشت کرلو اور سچی بات کہہ دو۔ (الفضل 26۔اگست 1936ء)

محترم چوہدری مبشر احمد صاحب باجوہ سیالکوٹ کے ایک صاحب اثر و رسوخ احمدی تھے۔آپ کو اکثر مظلوم لوگوں کی دادرسی کے لئے تھانہ کچہری میں جانا پڑتا،مقدمات میں آپ کے مخالفین گواہی دیتے کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ایک دفعہ ایک مقدمہ میں ایک پولیس افسر نے مجمع میں کہا کہ چوہدری صاحب آپ اپنے لوگوں کے حق میں قسم دے سکتے ہیں تو آپ نے اس آفیسر سے کہا کہ آپ اس علاقہ میں نئے آئے ہیں چوہدری صاحب نے اسی مجمع میں ایک شخص کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ شخص میرا مخالف ہے اور مخالف فریق کی مدد کرنے آیا ہے اس سے پوچھو کہ میں نے کبھی کسی معاملہ میں جھوٹ بولا ہے تو اس مخالف شخص نے بھری مجلس میں برملا اقرار کیا کہ ہاں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ چوہدری صاحب نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔چوہدری صاحب نے متعلقہ آفیسر سے کہا کہ میری زبان ہی میری قسم ہے اس پر پورے مجمع پر ایک سکوت طاری ہوگیا۔

(الفضل 6 جنوری 2014ء صفحہ 6)

مکرم قریشی محمد اسلم صاحب کسراں اٹک کے رہنے والے تھے۔آپ کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آپ کے معاشی حالات کافی خراب ہوئے جبکہ آپ کو بچوں کی اعلیٰ تعلیم اور کچھ دوسرے معاملات کے لیے ان دنوں رقم کی اشد ضرورت تھی اور شاید اسی ضرورت کو دیکھتے ہوئے ہمارے ایک غیر احمدی رشتہ دار نے ایک دن آپ کو بتایا کہ فتح جنگ شہر کے بالکل ساتھ چالیس کنال پر مشتمل نہایت قیمتی زمین آپ کے والد صاحب کے نام پر نکلی ہے جو انہیں کشمیر سے آنے کے بعد گورنمنٹ آف پاکستان نے دی تھی اور اس کا اب ریکارڈ سامنے آیا ہے اس سلسلہ میں اسی علاقے کے ایک آدمی کا پتہ بھی دیا جس کے پاس اس زمین کی باقی ساری تفصیل تھی،چنانچہ دوسرے یا تیسرے دن آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر اس آدمی کے پاس گئے اور زمین کے بارے میں تفصیل طلب کی اس نے پہلے تو ہماری نہایت اعلیٰ رنگ میں خاطر شروع کردی اور اس کے بعد اس نے بات یہاں سے شروع کی کہ آپ کو یہ زمین میں اس شرط پر لے کردوں گا کہ اس میں سے تین کنال زمین آپ لڑکیوں کے سکول کے لیے وقف کریں گے،الغرض کچھ دوسری باتوں میں بھی آپ کو کچھ شک ہوا کہ اس کے پیچھے کچھ نہ کچھ فراڈ ہوسکتا ہے،آپ نے اس سے کھل کر بات کی مجھے بتاؤ کہ یہ زمین کیا میرے والد صاحب کے نام پر ہے یا نہیں اس نے جواب میں کہا کہ ہاں آپ کے والد صاحب کے نام پر ہی ہے اور اگر نام میں کچھ نقطہ برابر فرق ہوا بھی تو میں نام درست کروادوں گا۔اس پر آپ نے اس کی دی ہوئی چائے کی پیالی نیچے رکھ دی اور کھڑے ہوکر بڑے جلال میں بولے کہ دیکھو میں ایک احمدی ہوں اس لئے میں جھوٹ نہیں بولتا اور مجھے یہ زمین نہیں چاہئے۔یہ کہہ کر وہاں سے واپس آگئے۔

(الفضل 10۔اکتوبر 2013ء صفحہ 5)

مکرم ملک غلام محمد صاحب معلم وقف جدید تھے۔آپ کے بارہ میں ملک بشارت احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1982ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر آپ کی ڈیوٹی دارالعلوم شرقی میں لنگر خانہ سے مہمانوں کے لئے کھانا حاصل کرنے کے لئے پرچی بنا کر دینے کی تھی۔جلسہ پر آئے ہوئے بیس پچیس مہمان ہمارے گھر میں بھی رہا کرتے تھے۔ایک دن جب میں پرچی بنوانے کے لئے گیا تو میں نے موجود مہمانوں کی تعداد سے دو زائد بتائی۔اس پر آپ نے فرمایا کہ تم نے دو مہمان زائد بتائے ہیں۔خاکسار نے وضاحت کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہمارے ہاں تھوڑی دیر میں دو مزید مہمان آنے والے ہیں۔اس پر آپ نے فرمایا کہ پرچی بنوانے کے وقت تک تو وہ نہیں آئے اس طرح یہ غلط بیانی ہوجاتی ہے اور یہ بات حضرت مسیح موعود کے فرمان کہ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو کے خلاف ہے۔ اس سے خدا ناراض ہوجاتا ہے۔یہ حضرت مسیح موعود کا لنگر ہے جس میں خدا نے بہت برکت رکھی ہے اگر مزید مہمان آبھی گئے تو یہی کھانا ان سب کے لئے کفایت کرے گا۔

(الفضل 21 نومبر 2013ء صفحہ 6)

اردو کے ضرب المثل اشعار

برق سو بار گر کے خاک ہوئی
رونقِ آشیاں ہے وہی

دلِ مرحوم کو خدا بخشے
ایک ہی غمگسار تھا نہ رہا

مکرم جنید احمد منگلا صاحب

دادا جان محترم رائے محمد عبداللہ منگلا صاحب

خاکسار کو بہت ہی پیار کرنے والے دادا جان محترم رائے محمد عبداللہ منگلا صاحب، صدر جماعت احمدیہ چک منگلا مورخہ 15 دسمبر 2015ء کو بعمر 89 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ 1928ء میں چک منگلا ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے آپ کے والد صاحب کا نام محترم حاجی صالح محمد منگلا صاحب تھا جو اسم بامسمّٰی وجود یعنی نہایت صالح اور متقی انسان تھے، آپ کی والدہ محترمہ کا نام محترمہ صاحب بی بی صاحبہ تھا۔

آپ نے باقاعدہ تعلیم تو کسی سکول سے حاصل نہ کی۔ البتہ قرآن کریم کی تعلیم اس زمانے میں ہمارے گاؤں میں ایک معروف پیر منور دین صاحب جو کم گو اور گہرا دینی علم رکھتے تھے، سے حاصل کی۔ دادا جان نے جوانی تک ان پیر صاحب کی کافی خدمت کی اور ان سے دینی علوم بھی سیکھتے رہے۔ 1955ء میں جب آپ کے خاندان کو احمدیت کی نعمت نصیب ہوئی، اور آپ نے اپنے سارے رشتہ داروں کے ساتھ جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی تو اپنے آپ کو جماعت احمدیت کی خدمت کے لیے وقف کر دیا اور اس کا حق بھی ادا کیا۔

میرے دادا جان کے پاس زرخیز زرعی زمین تھی اور آپ کی مصروفیت کھیتی باڑی بھی تھی۔ چونکہ آپ ایک محنتی وجود تھے اس لیے آپ صبح سویرے اٹھتے، نماز تہجد اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنی زمینوں میں چلے جاتے اور سورج طلوع ہونے سے قبل ہی 12 ایکڑ رقبہ تک بیلوں کے ذریعے ہل چلا لیتے تھے۔ چونکہ اس زمانے میں ٹریکٹر وغیرہ نہ تھے اس لیے بیلوں کے ذریعے ہی ہل چلائے جاتے تھے۔ محنت سے عار نہ تھی اور آپ کے ہاتھوں کے انگوٹھوں پر اس کے نشان بھی عیاں تھے۔ ماہ رمضان المبارک میں بھی آپ کا یہی معمول رہتا اور روزہ رکھ کر شدید گرمی میں کھیتوں میں کام کرتے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی طاقت و ہمت بھی دی ہوئی تھی۔

آپ تقریباً دس سال تک بطور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے بعد ایک لمبا عرصہ 1982ء تا وقت وفات آپ نے بطور صدر جماعت احمدیہ چک منگلا خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ آپ گزشتہ دس سال سے امیر حلقہ سلانوالی کے طور بھی خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔

خاکسار کی عمر اس وقت تقریباً 24 سال ہے۔ خاکسار نے کبھی بھی نہیں دیکھا کہ آپ نے نماز تہجد ادا نہ کی ہو۔ آپ باقاعدگی سے ہر روز صبح دو یا اڑھائی بجے اٹھتے اور وضو کر کے نماز تہجد کے لئے بیت الذکر میں چلے جاتے۔ آپ نے کبھی یہ نہ سوچا کہ آج چونکہ سردی زیادہ ہے اور پانی بھی بہت ٹھنڈا ہے، بارش ہو رہی ہے، میں کل سارے دن کے سفر کی وجہ سے تھکا ہوا ہوں اس لئے آج نماز تہجد ادا نہیں کرتا۔ نماز تہجد ادا کرنے کے بعد آپ گھر تشریف لاتے اور آ کر سب گھر والوں کو جگاتے اور خود تلاوت قرآن کریم کرنے لگ جاتے۔ آپ کا ایک خاص انداز یہ بھی تھا کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد آپ ادھر ہی بیٹھے بیٹھے اپنی چاروں طرف دعائیں پڑھ کر پھونکتے۔ اس کے بعد نماز فجر کے لئے بیت الذکر میں چلے جاتے اور پھر واپس آ کر دوبارہ تلاوت قرآن کریم کرتے۔

آپ کا ایک یہ بھی نمایاں وصف تھا کہ آپ ہر نماز سے تقریباً 15 منٹ قبل بیت الذکر میں جاتے اور خود ہی بیت الذکر کا تالا کھولتے اور نمازیوں کے لئے صفیں بچھاتے۔ سب سے پہلے بیت الذکر میں جاتے اور سب سے آخر میں بیت الذکر سے باہر آتے۔ آپ نے کبھی بھی بیٹھ کر نماز ادا نہ کی۔ آپ نے بیت الذکر کی توسیع کروائی اور اسے بہت خوبصورت بنایا، پہلے یہ بیت الذکر کچی تھی آپ نے محنت کر کے اس کو پختہ کروایا پھر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو اس کے اندر سارے فرش پر ماربل لگوایا۔ اس کے بعد بیت الذکر کے اندرونی ہال میں قالین بچھوایا۔ اس کے علاوہ بیت الذکر میں سولر پینل بھی لگوائے۔ آج یہ بیت الذکر مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ دو وسیع ہالز پر مشتمل ہے اور صحن بھی کافی وسیع ہے۔ آپ نے اپنی ساری عمر میں بیت الذکر کے لئے کوئی خادم نہ رکھا۔ خود اس کی مکمل حفاظت کی، بعض اوقات خود اس کی صفائی بھی کی۔

آپ کا بیت الذکر سے پیار کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ آپ نے اتنی توجہ اپنے گھر پر نہ دی جتنی توجہ بیت الذکر پر دی۔

ایک دفعہ شدید بارش ہوئی اور گھر کی چھت ٹپکنے لگی۔ آپ نے جب یہ دیکھا تو کہا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے گھر کو دیکھنا چاہئے کیونکہ اس وقت بیت الذکر کی چھت کچی تھی۔ آپ نے اپنے ایک بیٹے طارق محمود منگلا صاحب کو ساتھ لیا اور شدید بارش میں بیت الذکر چلے گئے اور خود چھت پر چڑھ کر مٹی ڈالی۔

آپ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ ہمارے والد صاحب حاجی صالح محمد منگلا صاحب جب فوت ہونے لگے تو انہوں نے ہمیں یہ نصیحت فرمائی کہ میں ایک ہاتھی تمہارے گھر کے سامنے باندھے جا رہا ہوں اس کی حفاظت کرنا اور اس کو آباد رکھنا۔ آج میں بھی تم سب کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اس ہاتھی کی حفاظت کرنا اور اللہ کے اس گھر کو آباد رکھنا۔

میں نے دیکھا کہ نماز ظہر سے قبل تک آپ کا یہ معمول ہوتا کہ آپ جماعتی ڈاک وغیرہ کا مطالعہ کرتے اور اخبار الفضل بھی باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی اکثر کتب کا آپ نے مطالعہ کیا ہوا تھا۔

جب بھی جماعت کی طرف سے کوئی حکم آتا یا حضرت خلیفۃ المسیح کی کوئی تحریک ہوتی تو سب سے پہلے اس پر لبیک کہتے اور اس کے بعد احباب جماعت کو اس کی تلقین کرتے۔ آپ میں ایک نمایاں وصف یہ بھی تھا کہ آپ ہمیشہ کسی واقعہ سے اپنی بات کا آغاز کرتے اور آپ ایک جوش اور ولولہ سے اس تحریک یا حکم کے بارہ میں لوگوں کو توجہ دلاتے۔ احباب جماعت بھی اس تحریک یا حکم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اس کے علاوہ جب چندہ جات کی ادائیگی کا وقت آتا تو آپ کو ایک فکر لاحق ہو جاتی کہ ہماری جماعت کا کوئی بقایا نہ رہ جائے اور چونکہ آپ امیر حلقہ بھی تھے اس لیے حلقہ کی تمام جماعتوں میں اس امر کی بابت توجہ دلاتے اور بذریعہ فون یا خود جا کر اطلاع کرتے۔ جب آپ بیمار تھے تو اس وقت بھی یہ وصف نمایاں رہا۔ امسال جب وقف جدید کا سال ختم ہو رہا تھا تو جماعت احمدیہ چک منگلا کا تقریباً 8 ہزار روپے بقایا تھا آپ باوجود بیماری کے نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد اٹھ کر سٹیج پر تشریف لائے اور کہا کہ آج آپ سب اس بقایا کو پورا کر کے یہاں سے اٹھیں گے۔ سب سے پہلے خود اپنی جیب سے 500 روپے نکال کر دیئے اس کے بعد احباب جماعت نے اپنا حصہ ڈالا اور اس طرح اسی وقت بقایا رقم پوری ہو گئی۔

پھر جب کوئی جماعتی میٹنگ چاہے سرگودھا میں ہوتی یا ربوہ میں تو اس کی بھی آپ کو ایک فکر ہوتی اور کبھی کسی میٹنگ سے غیر حاضر نہیں ہوئے۔ جماعتی پروگرام میں حاضری کی فکرمندی کا یہ عالم تھا کہ رات سونے سے پہلے اس کی مکمل تیاری کر لیتے تا اگلے دن صبح سویرے روانگی میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

خاکسار کی جامعہ احمدیہ میں داخلہ سے قبل یہ ڈیوٹی ہوا کرتی تھی کہ جو بھی مہمان تشریف لائے اس کی خوب مہمان نوازی کرنی ہے اور آپ اس امر کی خود نگرانی کرتے۔ خود اس وقت تک کھانا نہ کھاتے جب تک مہمان کو کھانا نہ پہنچ جاتا۔ اس کے علاوہ مہمان کو نیا بستر وغیرہ مہیا کرنا، اس کو اچھا کھانا کھلانا یہ آپ کا وطیرہ تھا۔ مرکز کی طرف سے اکثر مہمان آتے تھے اور جو بھی مہمان آتا تھا آپ کہتے تھے کہ یہ حضرت مسیح موعود کے نمائندہ ہیں ان کو یہ فرق محسوس نہ ہو کہ یہ اپنے گھر سے باہر ہیں یا گھر میں ہی ہیں۔ یہ آپ کا للّٰہی جذبہ تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہوئیں بھی ایسی عطا کیں کہ جو آپ کا بہت ادب بھی کرتیں اور ان کے اندر بھی مہمان کی خدمت کا جذبہ تھا۔ پھر جب آپ بیمار ہوئے تو ان ایام میں بھی اگر کوئی جماعتی مہمان آتا اور آپ کو معلوم ہو جاتا تو گاہے بگاہے پوچھتے رہتے کہ مہمان کو کھانا اور چائے وغیرہ بھیج دی ہے کہ نہیں اور تسلی کر کے خدا کا شکر ادا کرتے۔

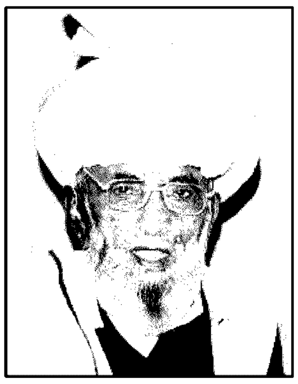

محترم رائے محمد عبداللہ منگلا صاحب

پیارے دادا جان کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ کو حضرت مسیح موعود کے چار خلفاء سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں کئی بار شامل ہوئے۔ آپ کو تین مرتبہ قادیان جانے کی بھی توفیق ملی۔ آخری دفعہ آپ قادیان 2005ء میں گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھی ملاقات کی سعادت عطا فرمائی۔ آپ حضور انور کو باقاعدگی سے خطوط لکھتے رہتے۔ خلافت کی طرف سے جو بھی تحریک ہوتی اس پر لبیک کہتے۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تو اس پر پوری طرح کاربند ہوئے اور ہر جمعرات کو روزہ رکھتے۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام خطبات بھی باقاعدگی سے سنتے تھے۔ بڑھاپے کی وجہ سے جب آپ تھوڑا اونچا سننے لگے تو اپنی کرسی ٹیلی ویژن کے بالکل پاس رکھتے اور آلہ لگا کر پوری توجہ سے خطبات جمعہ اور خطابات سنتے تھے اور خطبہ جمعہ بیت الذکر میں جا کر سنتے تھے۔

دادا جان اپنے بھائیوں اور دوسرے تمام رشتہ داروں کے ساتھ بھی بہت پیار و محبت کا سلوک رکھتے۔ آپ نے تمام خاندان کو ایک لڑی میں پرو کر رکھا ہوا تھا۔ ہر موقع اور مشکل کے وقت میں ہم سب کی رہنمائی کرتے اور آپ جو بھی فیصلہ کرتے اللہ کے فضل سے درست ثابت ہوتا اور کبھی کوئی جھگڑا پیدا نہیں ہونے دیا۔ ہمیشہ اپنی اولاد کو یہ نصیحت کرتے کہ اپنے رشتہ داروں بلکہ کسی سے بھی لڑائی نہیں کرنی اور اگر کسی جگہ یہ دیکھو کہ لڑائی یا فساد کا خطرہ ہے تو اگر اپنا حق بھی چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دینا مگر کسی سے لڑائی نہ کرنا۔

آپ نے اپنے چھوٹے بھائی عبدالقادر منگلا صاحب کے ساتھ مل کر کئی ایک مناظروں اور مباحثات میں بھی شرکت کی۔ آپ پر احمدیت کی وجہ سے مقدمات بھی قائم کئے گئے۔

آپ کے دل میں جو عزت مربیان کے بارے میں تھی اس کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ:

جن دنوں آپ بیمار تھے خاکسار کے ساتھ جامعہ احمدیہ ربوہ کے دو اساتذہ کرام اور چند طلباء

باقی صفحہ 5 پر

مرتبہ: مکرم ذیشان محمود صاحب

شذرات۔ اخبارات ورسائل کے فکر انگیز اقتباسات

کوبرا ایفیکٹ

امیر تیمور 1398ء میں مارتا دھاڑتا ہوا ہندوستان پہنچا، دہلی اس کا ٹارگٹ تھا، وہ دہلی پہنچا تو ہندوستان نے اسے حیران کر دیا، دہلی کے مضافات میں دو دفاعی قلعے تھے، لونی اور جومبہ یہ دونوں دہلی کے تخت کے محافظ تھے، یہ قلعے اب موجود دہلی میں شامل ہو چکے ہیں، جومبہ سنسکرت زبان میں سانپ کو کہتے ہیں، امیر تیمور جومبہ پہنچا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا، قلعے میں خواتین کے سوا کوئی نہیں تھا، یہ خواتین قلعہ کی فصیل پر نہتی کھڑی تھیں، تیمور کا لشکر بھی انہیں دیکھ کر پریشان ہو گیا، یہ پریشانی شام تک جاری رہی، تیمور کو شام کے وقت معلوم ہوا، جومبہ کے قلعے کی دو دیواریں ہیں، دیواروں کے درمیان خندق ہے اور اس خندق میں لاکھوں کوبرا سانپ ہیں، یہ سانپ جومبہ اور دہلی کے اصل محافظ تھے، یہ کوبرا سانپ قلعے کی فصیل پر کھڑی خواتین نے پالے تھے، یہ سپیرنیاں تھیں اور سانپ ان کے غلام تھے، تیمور کا کوئی سپاہی جب بھی خندق میں پاؤں رکھتا تھا تو فصیل پر کھڑی عورتیں منہ سے ایک عجیب سی آواز نکالتی تھیں اور سینکڑوں سانپ اس سپاہی سے لپٹ جاتے تھے اور وہ شخص چند منٹوں میں زمین پر ڈھیر ہو جاتا تھا، تیمور کو رات کے وقت ایک اور خوفناک تجربہ بھی ہوا، دہلی کے ہزاروں سانپ اس کی چھاؤنی میں داخل ہو گئے اور اس کے گھوڑوں اور سپاہیوں کی جان لے لی، تیمور نے ان کا مقابلہ کیسے کیا؟ یہ ایک الگ کہانی ہے اور یہ کہانی ہمارا موضوع نہیں، ہمارا موضوع دہلی کے سانپ ہیں۔

دہلی کے دو بڑے دفاع تھے، سانپ اور ساون دہلی میں ساون کا مہینہ بہت سخت ہوتا تھا، مون سون شروع ہوتے ہی آسمان دریا بن جاتا تھا، یہ بارش دہلی کے مضافات کو دلدل بنا دیتی تھی اور یوں فوجی گاڑیاں اور گھوڑے مفلوج ہو کر رہ جاتے تھے، بارش کے بعد حبس اور ہیضہ دونوں حملہ آور فوج پر حملہ کر دیتے تھے، سپاہی وردی اتارنے پر مجبور ہو جاتے تھے لیکن آفت کم نہیں ہوتی تھی، اسہال اور قے اس کے بعد اگلی مصیبتیں ہوتی تھیں، یہ مصیبتیں ابھی جاری ہوتی تھیں کہ پردیسیوں پر مچھر بھی یلغار کر دیتے تھے اور یوں لشکر ملیریا میں بھی مبتلا ہو جاتا تھا، حملہ آور فوج کے جو سپاہی ملیریا سے بچ جاتے تھے وہ کوبرا سانپوں کا نشانہ بن جاتے تھے، دہلی کے مضافات میں لاکھوں کروڑوں کوبرا سانپ تھے، ہندو سانپ کو دیوتا مانتے ہیں، یہ سانپ کو مارتے نہیں تھے چنانچہ دہلی کے مضافات سانپ گھر بن چکے تھے، یہ سانپ بھی ملیریا کی طرح تخت کے محافظ تھے، یہ حملہ آوروں کی باقی ماندہ فوج کو ڈس لیتے تھے، یہ سانپ تیمور کے لئے بھی مسئلہ بنے اور جب 1857ء کی جنگ کے بعد انگریزوں نے دہلی پر قبضہ کیا تو یہ ان کیلئے بھی چیلنج بن گئے انگریز سپاہی روز دہلی میں کسی نہ کسی کوبرے کا نشانہ بن جاتے تھے، آپ کو آج بھی دہلی کے گورا قبرستان میں ایسے سینکڑوں انگریزوں کی قبریں ملیں گی جن کی موت سانپ کے ڈسنے سے ہوئی تھی۔

انگریز دہلی کے سانپوں سے عاجز آ گئے لہٰذا انہوں نے ان سے نبٹنے کے لئے ایک دلچسپ سکیم بنائی، انہوں نے دہلی کے مضافات میں ''سانپ ماریں اور انعام پائیں'' کا اعلان کر دیا، انگریز اسسٹنٹ کمشنر سانپ مارنے والوں کو نقد انعام دیتے تھے یہ انعام چند دنوں میں تجارت بن گیا، دہلی کے لوگ کوبرا مارتے اس کی لاش ڈنڈے پر لٹکاتے اور اے سی کے دفتر کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور اے سی کا اردلی سانپ گن کر انہیں انعام کی رقم دے دیتا، یہ سلسلہ چل پڑا، سینکڑوں لوگ اس کاروبار سے وابستہ ہو گئے، دہلی میں سانپ کم ہونے لگے یہاں تک کہ ایک ایسا وقت آ گیا جب سانپ کے شکاری سارا دن مارے مارے پھرتے لیکن کوئی سانپ ان کے ہتھے نہیں چڑھتا تھا، اس صورتحال نے ان لوگوں کو پریشان کر دیا، کیوں؟ کیونکہ سانپ کشی ان کا روزگار بن چکا تھا، ان لوگوں کو سانپ پکڑنے کے سوا کچھ نہیں آتا تھا اور دہلی میں سانپ ختم ہوتے جا رہے تھے، ان لوگوں نے اس کا ایک دلچسپ حل نکالا۔

سپیروں نے گھروں میں سانپ پالنے شروع کر دیئے، یہ گھروں میں سانپ پالتے، یہ سانپ جب ''سرکاری سائز'' کے برابر ہو جاتے تو یہ روز ایک سانپ مارتے، اس کی لاش لے کر اے سی کے دفتر پہنچتے اور انعام لے کر گھر واپس آ جاتے، سپیروں کا روزگار ایک بار پھر چل پڑا مگر یہ راز زیادہ دنوں تک راز نہ رہ سکا، انگریزوں کو اس کاروبار کی اطلاع مل گئی، وائسرائے نے میٹنگ بلائی اور اس میٹنگ میں سپیروں کو انعام دینے کی سکیم ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا، انگریز سرکار نے ہرکاروں کے ذریعے دہلی کے مضافات میں منادی کرا دی ''کل سے سانپ مارنے والے کسی شخص کو انعام نہیں ملے گا'' یہ اعلان سانپ پکڑنے اور مارنے والوں کے سر پر چٹان بن کر گرا اور وہ لوگ مایوس ہو گئے اس وقت ان لوگوں کے قبضے میں لاکھوں سانپ تھے، ان لوگوں نے وہ تمام سانپ مایوسی کے عالم میں کھلے چھوڑ دیئے، وہ سانپ دہلی اور اس کے مضافات میں پھیل گئے، یہ سانپوں کی نسل کشی کے دن تھے، سانپوں نے انڈے بچے دیئے اور یوں دہلی میں انسان کم اور سانپ زیادہ ہو گئے انگریزوں نے تحقیق کی، پتہ چلا یہ سانپ انعامی سکیم سے پہلے کے سانپوں سے دس گنا زیادہ ہیں، اس صورتحال سے ایک اصطلاح نے جنم لیا، وہ اصطلاح تھی ''کوبرا ایفیکٹ'' آج بھی جب کسی برائی کو مارنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس کوشش کے نتیجے میں وہ برائی دوگنی ہو جاتی ہے تو اسے ''کوبرا ایفیکٹ'' کہا جاتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 3 دسمبر 2015ء)

بدرسوم

''صفر المظفر'' اسلامی تقویم کا دوسرا مہینہ اور ہجری سال کا مرحلہ ثانی ہے۔ عربی ادب کی قدیم تاریخ میں سال کے مہینوں کے دو قسم کے نام ملتے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو اب مستعمل نہیں رہے، ان ناموں کو عرب عاربہ نے وضع کیا تھا۔ دوسری قسم وہ ہے جس کا اہل عرب نے اسلام کی آمد سے قبل دور جاہلی میں نام رکھا۔ یہ نام انہوں نے ان مہینوں کے چاند کی مناسبت سے یا چاند دیکھتے وقت مقرر کئے تھے زمانہ جاہلیت میں جس طرح ماہ صفر کے حوالے سے اہل عرب میں باطل تصورات اور نحوست کا عقیدہ جڑ پکڑ گیا تھا، بعینہٖ آج بھی بعض لوگوں میں ضعیف الاعتقادی اور شریعت کی تعلیمات سے دوری کے سبب اس مہینے کے حوالے سے بعض عجیب خیالات پیدا ہو گئے ہیں، جن کا شریعت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ بعض خواتین نے تو اس مہینے کا نام ہی ''تیرہ تیزی'' رکھ چھوڑا ہے بعض لوگ اس مہینے کی تیرہ تاریخ کو چنے ابال کر تقسیم کرتے ہیں، تاکہ بلائیں ٹل جائیں، بہت سے لوگ اس مہینے کے آخری بدھ کو متبرک گردانتے ہیں۔ شریعت میں ان باتوں کی کوئی حقیقت اور کوئی اصلیت نہیں۔ اسلام نے ان تمام توہمات کو یکسر باطل قرار دیا اور اس مہینے کا نام صفر المظفر (کامیابی والا مہینہ) اور صفر الخیر (بھلائی والا مہینہ) رکھا......

چنانچہ آج بھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس مہینے میں شادی بیاہ اور دیگر خوشی کی تقریبات کو ممنوع سمجھتی ہے۔ حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے اسی مہینے میں حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقد نکاح فرما کر اپنے عمل سے بھی ثابت فرما دیا ہے کہ صفر کے مہینے میں شادی و نکاح کرنا جائز ہے......

صفر کے حوالے سے یہ اعتقاد سراسر غلط اور قرآن وسنت کے منافی ہے......اسلامی شریعت کی رو سے کسی بھی چیز میں فی نفسہ کوئی نحوست نہیں ہوتی......اسی لئے سال کے بارہ مہینوں میں سے کوئی مہینہ بھی منحوس نہیں ہے......

(روزنامہ جنگ 27 نومبر 2015ء)

جذبہ کہاں گیا

ڈاکٹر صفدر محمود کہتے ہیں۔

مسلمان ملت کو ایک جسم کہنے والوں اور مسلمان امہ کا دم بھرنے والوں کے لئے اور مجھ جیسے کمزور مسلمانوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہم نام کے تو مسلمان ہیں، اکثریت نماز، روزے، زکوٰۃ کی بھی پابند ہے لیکن وہ جذبہ کہاں گیا، وہ احساس کیا ہوا جو اسلام کا سب سے زیادہ روشن پہلو، نبی کریم ﷺ کی سیرت کا دین اور خلفائے راشدین کے سنہری دور کا عملی نمونہ تھا؟

(روزنامہ جنگ 27 نومبر 2015ء)

لبرل ازم

محمد اظہار الحق لکھتے ہیں۔

برسٹل کا شہر لندن سے تقریباً ایک سو بیس میل کے فاصلے پر ہے۔ برسٹل سے بارہ میل دور 1632ء میں گھاس پھونس کی چھت سے بنی ہوئی ایک جھونپڑی میں جان لاک پیدا ہوا۔ جان لاک کو عام طور پر جدید لبرل ازم کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ اس نے یہ نظریہ پیش کیا کہ حکومت کے جواز کے لئے عوام کی مرضی لازم ہے، تاکہ حکمران یہ نہ کہتا پھرے کہ اسے قدرت نے یا مافوق الفطرت طاقتوں نے حاکم بنایا ہے جان لاک نے اس پر بھی زور دیا کہ ضمیر کی آزادی انسان کا بنیادی اور فطری حق ہے، کسی حکومت کی اتھارٹی اسے متاثر نہیں کر سکتی۔ اس کے خیال میں مذہبی رواداری اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو برداشت کرنا بھی لبرل ازم کا حصہ تھا!

غور کرنے کی بات ہے کہ اگر یہ سب کچھ لبرل ازم ہے تو جان لاک تو سترھویں صدی میں پیدا ہوا، یہ سب کچھ اس سے پہلے اسلام دنیا کے سامنے پیش کر چکا تھا! خلفائے راشدین عوام کی مرضی سے مسند نشین ہوتے تھے۔ خلیفہ برسر عام کہتا تھا کہ میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو مجھے سیدھا کر دو! رہی مذہبی رواداری اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو برداشت کرنا، تو اس کا مؤثر ترین اظہار اسلام ہی نے کیا۔

کیا مدینہ تشریف آوری کے بعد خدا کے پیغمبر ﷺ نے وہاں رہنے والے یہودیوں اور غیر مسلموں سے کہا کہ سب مسلمان ہو جاؤ ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا؟ حضرت عمر فاروقؓ نے بڑے پادری کی دعوت کے باوجود چرچ میں نماز پڑھنے سے انکار کر دیا کہ اگر آج انہوں نے یہاں نماز ادا کی تو کل مسلمان ان کی تقلید کریں گے اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو عیسائیوں کو ان کے گرجاؤں سے نکال دیں گے۔ ''دین میں جبر نہیں'' کے اصول کا عملی مظاہرہ یہی تھا۔ اس سے پہلے خلیفہ اول نے لشکر اسامہ روانہ کیا تو دس نصیحتیں کیں جن میں سے دو یہ تھیں۔

تمہارا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہو گا جو اپنے آپ کو عبادت کیلئے وقف کرتے ہوئے گرجوں اور عبادت خانوں میں بیٹھے اپنے مذہب کے مطابق عبادت کر رہے ہیں، انہیں اپنے حال پر چھوڑ دینا، ان سے کوئی تعرض نہ کرنا!

تمہیں ایسے لوگوں کے پاس جانے کا موقع ملے گا جو تمہارے لئے برتنوں میں ڈال کر مختلف قسم کے کھانے پیش کریں گے۔ تمہارا فرض ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کر دو!

اسی مذہبی آزادی کا جان لاک نے ذکر کیا تو وہ لبرل ازم کا باپ قرار دیا گیا! اگر لبرل ازم یہ ہے تو پھر جان لاک اس کا بانی نہیں ہو سکتا! انسانوں پر

انسانوں کی رضامندی سے حکومت کرنا اور دوسرے مذاہب کو برداشت کرنا اسلام اس سے بہت پہلے سکھا چکا تھا اور کر کے دکھا بھی چکا تھا!

لبرل ازم، لبرل، لبرٹی اور اس کے ساتھ کے تمام الفاظ دراصل لاطینی لفظ Liber سے نکلے ہیں جس کا لغوی معنی آزاد ہے۔ یہ لفظ سب سے پہلے 1375ء میں تعلیم کے سلسلے میں استعمال ہوا۔ لبرل تعلیم یعنی وہ تعلیم جو ایک مردِ حر کے شایانِ شان ہو......

شاید ہم لبرل ازم سے اس لئے خائف ہیں کہ ہمارے ذہن میں اس کا مفہوم کچھ اور ہی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ لبرل ازم سے مراد گانا بجانا اور پینا پلانا ہے! اگر یہی مفہوم ہوتا تو یہ سب ہمارے ہاں لبرل ازم کے بغیر ہی ہو رہا ہے! اس کے باوجود ہم لبرل نہیں! ہم اس قدر تنگ نظر ہیں کہ غیر مسلم ملازموں کے لئے گھروں میں کھانے پینے کے برتن الگ رکھتے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک یہودی عورت نے کھانے کی دعوت دی۔ آپ چند صحابہ کے ہمراہ وہاں تشریف لے گئے۔ ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ آپ کا ایک ایک عمل ہماری ہدایت کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ آج تک کسی نے یہ نہیں کہا کہ آپ اور آپ کے ساتھی کھانے کے اپنے برتن ساتھ لے کر گئے تھے! آج پانچ کروڑ سے زیادہ مسلمان ترقی یافتہ ممالک میں رہ رہے ہیں، اور رات دن غیر مسلموں کے ریستورانوں میں کھانے کھا رہے ہیں۔ بیشمار حلال ریستورانوں کے مالک اور ان میں کام کرنے والے ملازم، غیر مسلم ہیں، علماء کرام کے اعزاز میں دعوتیں بھی انہی ریستورانوں میں منعقد ہوتی ہیں! عقیدت مندوں کو کوکا کولا کا بائیکاٹ کرنے کا حکم ملتا ہے مگر حضرت صاحب خود یہودیوں اور نصرانیوں کے بنے ہوئے موبائل فون، کار، جہاز اور انٹرنیٹ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اقبال نے کہا تھا:

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن!

ہاں! یاد آیا کہ اقبال پر بھی کفر کا فتویٰ لگا تھا! لبرل جو تھا!

(روزنامہ دنیا 16 نومبر 2015ء)

لبرل پاکستان

حسن نثار لکھتے ہیں۔

لبرل کون اور کیا ہوتا ہے؟

Willing to respect or accept behaviour or opinions different from one's own

دوسری تعریف......

Concerned with broadening general knowledge & experiance rather then technical or proffessional training

تیسری تعریف......

Favourable to or respectful of individual rights & freedom,

سمجھ نہیں آتی ان میں سے کسی ایک تعریف پر کسی بھی ہوشمند شخص کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے اور یوں بھی پاکستان مریخ میں نہیں، اسی گلوبل ویلج کا حصہ ہے جو تیزی سے اسی "لبرل ازم" کی طرف جا رہا ہے جس کا سنتے ہی کچھ لوگوں کو خواہ مخواہ لاکڑا کاکڑا لاحق ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ مخصوص معنوں میں فیصلہ کن آبادی پڑھی لکھی اربن آبادی ہی ہوتی ہے اور بہتر سکولنگ سے فیضیاب ہونے والی نسلیں دولے شاہ کے چوہے نہیں جنہیں اتنی آسانی سے بیوقوف بنایا جا سکے۔

بغیر کسی تحقیق، تفتیش تصدیق کے شروع ہو جانے والے اس دیمک زدہ مائنڈ سیٹ نے مسلمانوں کو خوفناک نقصان پہنچایا ہے۔ ترکی کو "سپر پاور" سے "مرد بیمار" میں تبدیل کر دینے میں بھی ان کا حصہ ہولناک ہے۔ ترکی میں پہلا پرنٹنگ پریس لگا تو انہوں نے تقدس کی آڑ میں اسے بند کرا کے عظیم مسلمان ترک سلطنت کو ترقی کی دوڑ سے ہی نکال کے رکھ دیا۔ وہاں پہلے میڈیکل کالج کی بنیاد رکھی گئی تو اسے بھی غیر اسلامی قرار دے کر سپر پاور اسلامی ملک کی پیٹھ میں زہریلا خنجر گھونپ دیا۔ اس سے پہلے جب وحشی منگول بغداد کو بھوسے کا ڈھیر بنانے کے لئے اس کا محاصرہ کر چکے تھے تو یہی ذہنیت بحث کر رہی تھی کہ بابا آدم کی ناف تھی یا نہیں؟

ابھی کل تک اپنوں نے سرسید احمد خان کی جان عذاب میں ڈال رکھی تھی اور بابائے قوم قائداعظم کو کافرِ اعظم قرار دے رہے تھے "تصویر" ان کے لئے حرام تھی آج نامحرموں کی فوج متحرک تصویروں کے لئے بے چین پھرتی ہے اور باقاعدہ میک اپ بھی کراتے ہیں کیونکہ ٹیکنیکل ضرورت ہے۔ براہو لاؤڈ سپیکر کے موجد کا یہی اس کے ناقد تھے۔ آج اس غیر اسلامی شیطانی آلے کے بغیر ان کا گزارہ نہیں ہوتا۔ چھری کانٹے سے لے کر انجکشن تک، ٹوتھ برش سے لے کر ٹوتھ پیسٹ تک انہوں نے کسی بھی نئی شے کو کبھی معاف نہیں کیا۔ انگریز جب برصغیر میں ریلوے لائن بچھا رہے تھے تو اس مائنڈ سیٹ نے یہ شوشا چھوڑا تھا کہ...... "فرنگی ہندوستان پر لوہے کے پٹے (ریلوے لائن) اس لئے بچھا رہا ہے کہ ہمارا ملک گھسیٹ کر اپنے ملک کی طرف لے جائے۔"

یہ وہ عالی دماغ ہیں جنہوں نے پہلی بار بائی سائیکل کے بارے میں سنا تو اس کی بھد اڑاتے ہوئے فتویٰ دیا کہ بکواس ہے کیونکہ کوئی چیز دو پہیوں پر کھڑی ہو ہی نہیں سکتی۔ ٹریکٹر کی آمد پر ان کا خیال تھا کہ یہ ہمارے تشخص کے خلاف اہل مغرب کی سازش ہے۔ ٹریکٹر ہماری زمینیں خراب کر کے انہیں بنجر بنا دے گا۔ میں نے بچپن میں ایک حضرت کو یہاں تک کہتے سنا کہ کینو حرام اور غیر فطری ہے کیونکہ سنگترے اور مالٹے کے ملاپ سے پیدا کیا گیا ہے۔ ایک دوسرے کو خون دینے سے لے کر اعضا عطیہ کرنے تک انہوں نے کسی کارآمد شے کو نہیں بخشا لیکن پھر بھی سائنس اور ٹیکنالوجی نے یہ سب کچھ روند کر ان سے صدیوں آگے نکل گئی۔

(روزنامہ جنگ 3 دسمبر 2015ء)

تعزیت یا مشقت

مفتی منیب الرحمٰن لکھتے ہیں۔

عزاء کے معنی ہیں مصیبت پر صبر کرنا انگریزی میں اسے Consolation کہتے ہیں اور تعزیت کے معنی ہیں کسی کو مصیبت کے عالم میں تسلی دینا، صبر کی تلقین کرنا، اسے انگریزی میں Condolence کہتے ہیں۔ اسلام میں مصیبت زدہ بھائی کو صبر کی تلقین کرنا اور تسلی دینا ایک احسن عمل ہے اور باعث اجر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ جو بھی مسلمان مصیبت کے وقت اپنے مسلمان بھائی کو تسلی دے اور صبر کی تلقین کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا"......

(سنن ابن ماجہ 1601)

اس سے معلوم ہوا کہ ہم نے تعزیت کے مسنون و مستحب اور سادہ سے عمل کو اتنا پیچیدہ اور مشکل بنا دیا ہے کہ اب یہ عملاً تعزیت کی بجائے مشقت اور تکلیف کا باعث بن گیا ہے۔ جس کا کوئی اظہار بھی نہیں کر سکتا۔ یعنی جنہیں ہم تسلی اور صبر کی تلقین کرنا چاہتے ہیں، درحقیقت انہیں مشقت میں مبتلا کرنے (Inconvenience) اور رنجیدہ کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

ہمارے ہاں صوبہ خیبر پختونخواہ قبائلی علاقوں اور ملک کے بعض دیگر علاقوں میں یہ رواج ہے کہ میت کے اہل خانہ اپنے کام کاج چھوڑ کر گھر پر بیٹھے رہتے ہیں اور مہمان آتے رہتے ہیں۔ دعا اور مہمان داری کا سلسلہ ساتھ ساتھ جاری رہتا ہے اور بعض صورتوں میں یہ سلسلہ مہینہ بھر چلتا رہتا ہے۔ اگر گھر والے موجود نہ ہوں یا اپنی مصروفیات میں لگ جائیں یا ڈیوٹی پر چلے جائیں تو لوگ طعن کرتے ہیں کہ باپ یا ماں کا کفن ابھی میلا نہیں ہوا اور یہ دنیا داری میں مشغول ہو گئے۔ اسی طرح انتقال کے بعد جو پہلی عید آتی ہے، اس میں ازسرِنو تعزیت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور کسی کے عزیز کی جدائی کے غم کو تازہ کیا جاتا ہے۔ گھر والے تنگ بھی ہوتے ہیں اور نہ آنے والوں کا شکوہ بھی کرتے ہیں۔ جب معاملہ اس حد تک بڑھ جائے تو یہ باعث تکلیف ہے اور اس بنا پر یہ یقیناً غیر مستحسن اور خلاف اولیٰ ہے ایسی رسوم کا خاتمہ ہونا چاہئے۔

مغفرت کی ایک اور رسم بھی روحِ دعا کے منافی ہے۔ مثلاً اہل میت کے گھر میں دس افراد بیک وقت داخل ہوئے۔ ایک نے کہا دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں، کچھ پڑھے پڑھائے یا کلمات دعا کہے بغیر ہاتھ چہروں پر پھیر دیئے، پھر دوسرا کہے گا پھر دعا کریں الغرض باری باری سب اپنی حاضری لگائیں گے یہ محض ایک دکھاوے کا عمل ہوتا ہے۔ دعا تو اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں حضوری قلب کے ساتھ التجا کا نام ہے، سوال کرنے کا نام ہے، اسے محض رفع یدین برائے دعا کی ایک مشق بنا دیا گیا ہے۔ اس سے دعا کی روح مجروح ہوتی ہے، اسے بند ہونا چاہئے۔ جب ایک مجلس دعا میں دس یا سو افراد بیٹھے ہیں اور سب نے خلوص نیت سے اللہ کی بارگاہ میں وفات پانے والے شخص کیلئے مغفرت اور اس کے پسماندگان کیلئے صبر کی دعا کر لی تو کافی ہے۔ ایک ہی مجلس میں بیٹھے ہوئے الگ الگ حاضری لگانا بے سود ہے۔ ریاکاری ہے اور دعا کی حقیقت سے ناواقفی کی دلیل ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ **ہم نے شریعت اور رسوم کو خلط ملط کر دیا ہے** اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض صورتوں میں رسوم یعنی سماجی روایات شریعت الٰہیہ پر غالب آ جاتی ہیں اور ہمارے ہاں شرعی احکام کے ترک کو اتنا معیوب نہیں سمجھا جاتا جتنا کہ معاشرتی رسوم کے ترک کو سمجھا جاتا ہے۔ ہندو معاشرت کی بہت سی روایات ہم میں کسی نہ کسی طرح نفوذ کئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ایک اجتماعی اصلاحی تحریک کی ضرورت ہے۔ مگر اس میں بھی خطرہ یہ درپیش رہتا ہے کہ ہم ایک انتہا سے دوسرے انتہا پر چلے جاتے ہیں، توازن کو قائم رکھنا ہمارے قومی مزاج کا حصہ نہیں ہے۔ حدیث پاک کی رو سے غیر مسلم کی عیادت جائز ہے اور تعزیت بھی کر سکتے ہیں، یعنی اس کے لئے صبر کی دعا کر سکتے ہیں، البتہ غیر مسلم میت کے لئے دعائے مغفرت بھی نہیں کر سکتے۔ غیر مسلم کیلئے ایمان اور ہدایت کی دعا کر سکتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 9 نومبر 2015ء)

بقیہ از صفحہ 3: محترم محمد عبداللہ منگلا صاحب

چک منگلا تشریف لائے۔ جب آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ اس وقت کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان تمام مربیان سے ملنے کے لیے باوجود کمزوری کے کرسی سے اٹھ کر ملنے لگے اس پر سب نے کہا کہ آپ بیٹھے رہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں یہ گستاخی نہیں کر سکتا کہ آپ مربیان سب کھڑے ہوں اور میں آپ کو بیٹھ کر ملوں۔

اس کے علاوہ غیروں کے ساتھ آپ کا بھی بہت پیار کا تعلق تھا۔ غریبوں کی مدد ایسے رنگ میں کرتے کہ گھر والوں کو بھی اس کا علم نہ ہوتا۔ اس میں کئی غیر از جماعت بھی شامل ہیں جو آپ سے امداد مانگنے کے لیے آتے کیونکہ ان کو معلوم ہوتا کہ ہم یہاں سے خالی ہاتھ نہیں جائیں گے۔ آپ نے کبھی کسی کو خالی ہاتھ جانے بھی نہ دیا۔ کئی ایک جگہوں پر دادا جان نے خاکسار کو بھیجا کہ فلاں غریب گھر میں یہ پیسے دے کر آؤ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی بیت الفضل لندن میں آپ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دادا جان محمد عبداللہ منگلا صاحب کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے ان کو اپنی مغفرت کی چادر میں اوڑھ لے۔ ان کی بخشش فرمائے اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کی اولاد کو ان کی نیکیاں آگے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر122905 میں مسعود احمد

ولد نعمت اللہ قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمتیں عمر53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31/اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 22ہزارروپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔مسعود احمد گواہ شد نمبر 1۔محمد اکرم ولد علی محمد گواہ شد نمبر2۔سید بلال احمد طاہر ولد سید طاہر احمد شاہ

مسل نمبر122906 میں تنویر کوثر ارم امین

ولد شیخ مجید احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور 9 تولہ 3 لاکھ 78 ہزار روپے (2) حق مہر 25 ہزار روپے (3) نقدی 2 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔تنویر کوثر ارم امین گواہ شد نمبر1۔علی امین ولد امین اصغر گواہ شد نمبر 2۔عثمان امین ولد امین اصغر

مسل نمبر122907 میں منیبہ مبشر

بنت مبشر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 جون 2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔منیبہ مبشر گواہ شد نمبر1۔ عثر احمد ولد مبشر احمد گواہ شد نمبر2۔مرزا نوید احمد ولد مرزا بشارت احمد

مسل نمبر122908 میں ثمرۃ الحی

بنت مبشر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 اپریل 2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ثمراۃ الحیؔ گواہ شد نمبر1۔ثمر احمد ولد مبشر احمد گواہ شد نمبر2۔مرزا نوید احمد ولد مرزا بشارت احمد

مسل نمبر122909 میں حفیظ احمد

ولد حمید اللہ قوم کھوکھر پیشہ ہنرمند مزدوری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28/اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔حفیظ احمد گواہ شد نمبر1۔ چوہدری شفیق احمد ولد فتح دین گواہ شد نمبر2۔نصیر احمد ولد محمد اسماعیل

مسل نمبر122910 میں انیلہ رشید

بنت رشید احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ahmad Nagar ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور 4 ماشہ 8 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔انیلہ رشید گواہ شد نمبر1۔ساجد منور ولد اللہ یار منور گواہ شد نمبر2۔سیف الاسلام عابد ولد محمد اسلم

مسل نمبر122911 میں محمد صفدر

ولد غلام حیدر قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارووال شہر ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18/اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) 2.5Acr زرعی زمین 30 لاکھ روپے (2) مکان 15 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 8 ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔محمد صفدر گواہ شد نمبر 1۔منور احمد ولد نور احمد گواہ شد نمبر 2۔محمد یونس ولد غلام محمد

مسل نمبر122912 میں اسماء صفدر

بنت محمد صفدر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارووال شہر ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6/اگست 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔اسماء صفدر گواہ شد نمبر1۔محمد صفدر ولد غلام حیدر گواہ شد نمبر2۔ امتہ المتین ولد عبدالوحید

مسل نمبر122913 میں رضوان احمد قمر

ولد قمر احمد قوم .... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Narowal City ضلع و ملک Narowal Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30 جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔رضوان احمد قمر گواہ شد نمبر 1۔محمد منیب ولد مشتاق احمد گواہ شد نمبر2۔مدثر احمد شاہد ولد منور احمد ندیم

مسل نمبر122914 میں ادیب احمد بھٹی

ولد منور احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارووال ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4/اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ادیب احمد بھٹی گواہ شد نمبر1۔محمد حسیب ولد مشتاق احمد گواہ شد نمبر2۔مدثر احمد شاہد ولد منور احمد ندیم

مسل نمبر122915 میں حانیہ شاہد

بنت مقصود احمد شاہد قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Narowal ضلع و ملک Narowal Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔حانیہ شاہد گواہ شد نمبر 1۔خداداد خان ولد کریم داداخان گواہ شد نمبر2۔انیس احمد بٹ ولد نصیر احمد بٹ

مسل نمبر122916 میں علی زین

ولد محمد سلیم قوم .... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Narowla ضلع و ملک Narowal Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔علی زین گواہ شد نمبر1۔بجیل احمد ولد شکیل احمد گواہ شد نمبر2۔زنیر احمد ولد مقصود احمد

مسل نمبر122917 میں طوبیٰ صدیق

بنت محمد صدیق قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Daska Kot ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 1 تولہ 44 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 4 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔طوبیٰ صدیق گواہ شد نمبر1۔ برہان احمد خالد ولد مبارک احمد خالد گواہ شد نمبر2۔ عثمان احمد خالد ولد مبرک احمد خالد

مسل نمبر122918 میں امامہ صدف

زوجہ انس احمد چیمہ قوم بسرا پیشہ خانہ داری عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 88 شمالی ضلع و ملک Sargodha,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17/اکتوبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 8 تولہ 3 لاکھ 50 ہزار روپے (2) حق مہر 75 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔امامہ صدف گواہ شد نمبر1۔خلیل احمد کلیم ولد صوفی محمد شریف گواہ شد نمبر2۔ عثمان سجاد ولد سجاد اللہ

نماز جنازہ حاضر و غائب

⊛ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31مارچ 2016ء کو بیت الفضل لندن میں 11 بجے صبح درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ

مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم علم دین صاحب مرحوم آف گلارچی سندھ حال یوکے مورخہ 23مارچ 2016ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مولوی ابراہیم صاحب آف ساہیوال رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ آپ نے زیادہ عرصہ سندھ میں گزارا۔ پندرہ سال تک جرمنی اور اب چار سال سے یوکے میں اپنی بیٹی کے ساتھ رہ رہی تھیں۔ قریباً ایک سال سے بعجہ کینسر بیمار تھیں۔ بہت نیک، نماز روزہ کی پابند، تہجد گزار اور ملنسار خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ خانہ بی بی صاحبہ

مکرمہ خانہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبداللہ صاحب منڈاشی مرحوم آف قادیان مورخہ 18مارچ 2016ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کا خلافت سے وفا اور محبت کا خاص تعلق تھا۔ MTA پر حضور انور کا خطبہ سننے کا خاص اہتمام کرتیں اور دوران خطبہ حضور انور کیلئے دعائیں ورد زبان رکھتیں۔ مرکز احمدیت قادیان سے آپ کو بیحد محبت تھی۔ اپنی عمر کے آخری 30 سال آپ نے قادیان میں ہی گزارے۔ ان پڑھ ہونے کے باوجود قرآن کریم پڑھنا سیکھ لیا اور بہت سی دعائیں زبانی یاد کر لیں۔ مرحومہ چندوں میں باقاعدہ تھیں اور جماعتی تقریبات میں شوق سے شامل ہوتی تھیں۔ آخری وقت تک صوم وصلوٰة کی پابند رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب واقف زندگی ہیں اور ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن ووقف عارضی) قادیان اور ایک داماد مکرم مولوی محمد یوسف انور صاحب بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ریاض سراء صاحب ربوہ مورخہ یکم مارچ 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کو دوڑ ضلع نوابشاہ میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ منکسر المزاج، غریب پرور، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق تھا اور چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ روزنامہ اخبار الفضل کا مطالعہ کرتیں اور جس دن کسی وجہ سے اخبار نہ پہنچتا تو سارا دن آپ کو فکر لگی رہتی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ نے اپنی زندگی میں ہی حصہ وصیت مکمل ادا کر دیا تھا۔

مکرم اے بشیر احمد صاحب

مکرم اے بشیر احمد صاحب ابن مکرم اے علیم اللہ صاحب آف تامل ناڈو، بھارت مورخہ 22 جنوری 2016ء کو 28 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے دسویں جماعت پاس کر کے اپنی زندگی وقف کی اور قادیان میں آ گئے لیکن گردوں کی بیماری کی وجہ سے انہیں اپنے وطن واپس جانا پڑا۔ پنجوقتہ باجماعت نمازوں کے پابند تھے نیز رات دیر تک نوافل ادا کرتے اور گھر والوں کو بھی نمازوں کی تلقین کرتے رہتے۔ جس ہسپتال میں زیر علاج تھے وہاں انتظامیہ کو درخواست کر کے دواؤں اور انجکشن کے سلسلہ میں غرباء کیلئے خاص سہولت دلوائی۔ غرباء سے اس ہمدردی کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں نے ان کی بہت تعریف کی۔ خلافت اور نظام جماعت سے بیحد محبت رکھتے تھے۔ حضور انور کے خطبات جمعہ باقاعدگی سے سنتے تھے اور خلافت کی ہر تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کرتے۔ مرحوم کے ایک بھائی مکرم خلیل احمد صاحب معلم سلسلہ ہیں اور آجکل بدر اخبار کے تامل ایڈیشن کیلئے بحیثیت انسپکٹر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم محمد اسلم صاحب

مکرم محمد اسلم صاحب ابن مکرم محمد رفیق صاحب گروس گیراؤ، جرمنی مورخہ 16 مارچ 2016ء کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں ہسپتال میں وفات پا گئے۔ جب ناصر باغ گروس گیراؤ میں بیت الذکر کی تعمیر ہوئی تو اس وقت سے لے کر اب تک لوکل، ریجنل اور مرکزی سطح پر شعبہ ضیافت میں خدمت انجام دیتے رہے۔ حادثہ والے دن بھی ناصر باغ میں ایک جماعتی پروگرام میں ضیافت کے فرائض انجام دینے کے بعد واپس گھر آ کر گاڑی پارک کر کے باہر نکلے تو دوسری طرف سے آنے والی تیز رفتار گاڑی سے ٹکرانے کے باعث شدید زخمی حالت میں ہسپتال لائے گئے جہاں دس دن زیر علاج رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ مرحوم ہمیشہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ خوش مزاج، ملنسار اور محنتی انسان تھے اور سب رشتہ داروں، ہمسایوں اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کا خیال رکھتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں والد اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

عزیزہ امة الہادی

عزیزہ امة الہادی بنت مکرم قمر الضیاء صاحب شہید کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ مورخہ 24 مارچ 2016ء کو تقریباً پانچ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ پیدائشی طور پر دل کے مرض میں مبتلا تھیں۔ مستقل دواؤں سے علاج تو ہو رہا تھا لیکن والد کی شہادت کے بعد انہیں بہت یاد کرتی رہتی تھیں اور وفات سے تین دن قبل اس میں بہت زیادہ شدت آ گئی تھی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

⊛ مکرم صغیر احمد صاحب داتا زید کا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مسکان صغیر نے 6 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے مورخہ 23مارچ 2016ء کو تقریب آمین ہوئی۔ مکرم محمد نواز بھٹی صاحب معلم وقف جدید داتا زید کا نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت والدہ کے حصے میں آئی۔ بچی مکرم غلام رسول صاحب آف داتا زید کا کی پوتی اور مکرم حمید احمد صاحب آف ڈگری گھمناں کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو دینی اور دنیاوی حسنات سے نوازے نیز باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

تقریب آمین

⊛ مکرم تنویر احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید ٹھٹھہ شیریکا ضلع جھنگ تحریر کرتے ہیں۔

منصور احمد ولد مکرم منظور احمد صاحب عمر 8 سال اور عبیر احمد ولد مکرم منیر احمد صاحب عمر ساڑھے 8 سال ٹھٹھہ شیریکا ضلع جھنگ نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ ان کی تقریب آمین 16مارچ 2016ء کو بیت المہدی ٹھٹھہ شیریکا میں منعقد ہوئی۔ مکرم محمد شفیق صاحب مربی ضلع جھنگ نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصے میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچوں کو نیک، خادم دین، دن رات قرآن کریم کی تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

ولادت

⊛ مکرم عبدالناصر منصور صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مدثر احمد صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10۔اپریل 2016ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر ریاض احمد صاحب سیکرٹری مال ننکر وڑ ضلع نارووال کا پوتا اور مکرم رفیق احمد صاحب لندن کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام معوذ احمد عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، نیک، صالح، خادم دین، دین و دنیا میں ترقیات پانے والا اور والدین و خاندان کیلئے قرة العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

⊛ مکرم شیخ نوید احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ لکھتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ جمیلہ اشفاق صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ اشفاق احمد صاحب کو گرنے سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ مہرے بھی متاثر ہوئے ہیں۔ بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

دعائے نعم البدل

⊛ مکرم مظہر احمد صاحب طاہر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی، مکرم خاور احمد قادر صاحب کی بیٹی ارفہ میرب مورخہ 16/اپریل 2016ء کو بعمر 3 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بیت شیر بہادر طاہر آباد جنوبی میں مکرم سعید احمد قریشی صاحب امام الصلوٰة نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا مکرم مبارک احمد شاہ صاحب استاد مدرسة الظفر نے کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے نیز والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

26۔اپریل 2016ء

12:35 am صومالی سروس
1:10 am ہماری تعلیم
1:30 am راہ ہدیٰ
2:30 am خطبہ جمعہ 4جون 2010ء
4:15 am تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am درس حدیث
5:45 am الترتیل
6:20 am حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب 30جون 2012ء
7:30 am کڈز ٹائم
8:05 am خطبہ جمعہ 4جون 2012ء
9:25 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس
11:35 am یسرنا القرآن
12:00 pm گلشن وقف نو
1:05 pm فوڈ فار تھاٹ
1:35 pm اوپن فورم
2:05 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ 22۔اپریل 2016ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
5:45 pm یسرنا القرآن
6:00 pm فیتھ میٹرز
7:05 pm بنگلہ سروس
8:05 pm سپینش سروس
8:40 pm اوپن فورم
9:20 pm نور مصطفوی
9:35 pm ڈوئی کے متعلق ایک ڈاکومنٹری پروگرام
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm گلشن وقف نو

27۔اپریل 2016ء

12:25 am خطبہ جمعہ 22۔اپریل 2016ء (عربی ترجمہ)
1:30 am The Bigger Picture Live
2:15 am نور مصطفوی
2:30 am آرٹ کلاس
3:00 am فیتھ میٹرز
4:00 am سوال و جواب
5:00 am عالمی خبریں
5:15 am تلاوت قرآن کریم
5:25 am درس
5:50 am یسرنا القرآن
6:25 am گلشن وقف نو
7:35 am ڈوئی کے متعلق ایک ڈاکومنٹری پروگرام
8:30 am سٹوری ٹائم
8:50 am فوڈ فار تھاٹ
9:25 am آرٹ کلاس
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am الترتیل
12:00 pm حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب 14جون 2014ء
1:00 pm The Bigger Picture
1:50 pm سوال و جواب
2:55 pm انڈونیشین سروس
3:55 pm خطبہ جمعہ 22۔اپریل 2016ء (سواحیلی ترجمہ)
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:30 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ 28مئی 2010ء
7:00 pm بنگلہ سروس
8:05 pm دینی و فقہی مسائل
8:40 pm کڈز ٹائم
9:15 pm کوئیز پروگرام
9:35 pm فیتھ میٹرز
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب

28۔اپریل 2016ء

12:25 am فرنچ سروس
1:30 am دینی و فقہی مسائل
2:05 am کڈز ٹائم
2:40 am کوئیز پروگرام
3:00 am خطبہ جمعہ 28مئی 2010ء
3:55 am انتخاب سخن
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:05 am الترتیل
6:35 am حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
7:35 am دینی و فقہی مسائل
8:10 am اوپن فورم
8:45 am بیلزے میں احمدیت کا قیام
9:00 am فیتھ میٹرز
9:55 am لقاء مع العرب
11:05 am تلاوت قرآن کریم
11:50 am یسرنا القرآن
12:10 pm حضور انور کا یو ایس کانگریس سے خطاب یکم جولائی 2012ء
12:40 pm اسلامی مہینوں کا تعارف
1:00 pm منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:30 pm آسٹریلیا میں احمدیت کا قیام
2:00 pm ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm جاپانی سروس
4:20 pm علم الابدان
4:50 pm تلاوت قرآن کریم
5:00 pm درس
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm Beacon of Truth
7:05 pm خطبہ جمعہ 22۔اپریل 2016ء
8:10 pm اسلامی مہینوں کا تعارف
8:30 pm آسٹریلیا میں احمدیت کا قیام
9:00 pm Persian Service
9:30 pm ترجمۃ القرآن کلاس
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm حضور انور کا یو ایس کانگریس سے خطاب

درختوں کے چند حقائق

☆ کیلیفورنیا دنیا کے چند قدیم ترین درختوں کا گھر ہے۔ یہاں پائے جانے والے چند درخت تو 5ہزار سال سے بھی زیادہ پرانے ہیں۔
☆ کولمبیا کی ایک یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے ایک ایسا درخت تیار کیا ہے جو قدرتی درخت کے مقابلے میں ہزار گنا زائد کاربن ڈائی آکسائیڈ اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
☆Manchineel نامی درخت فلوریڈا میں پایا جاتا ہے اور اس کا شمار دنیا کے زہریلے ترین درختوں میں ہوتا ہے۔ اس کا پھل انسان کی جان لے سکتا ہے یہاں تک کہ اس کے قریب کھڑے ہو کر سانس لینا بھی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔
☆ تقریباً 90فیصد قدیم ترین ریڈ ووڈ درخت کاٹے جاچکے ہیں اور ان درختوں کا شمار دنیا کے سب سے قدیم ترین اور بلند ترین درختوں میں کیا جاتا ہے۔ (ملٹی نیوز 18فروری 2016ء)

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 21 اپریل

طلوع فجر	4:07
طلوع آفتاب	5:31
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:44
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	36 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	21 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214 فون
047-6211971 دکان 6216216

گارڈن اسٹیٹ اینڈ موٹرز
پراپرٹی اور گاڑیوں کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
آصف سہیل بھٹی: 0321-9988883
ساہیوال روڈ نزد سیکنڈری دارالعلوم (ب)

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

اعلیٰ کوالٹی
مناسب دام
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
اعلیٰ کوالٹی کی دالیں، چاول، سرخ مرچ، بیسن اور مصالحہ جات مازار سے بارعایت خرید فرمائیں
خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور
کار کرایہ پر حاصل کریں۔
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 03356749172

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)
داخلے جاری ہیں
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2016-17 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے داخلہ فارم دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

FR-10